

حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ماں

ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی ندوی

چوتھے رضاعت ثویبہ رضی اللہ عنہا سے مستفید ہونے والے حضرت ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی رضی اللہ عنہ تھے۔ ☆
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی بہن بنت عبد المطلب ہاشمی کے فرزند اور اس رشتہ سے ابو لہب ہاشمی کی بہن
کے لخت جگہ اور خود ان کے بھانجے تھے، ان کے بارے میں یہ وضاحت سے آتا ہے کہ انہوں نے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا تھا۔ کیوں کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
کافی چھوٹے تھے۔

حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کے پانچوں معلوم رضاعی فرزند حضرت عبد اللہ بن جحش اسدی رضی اللہ عنہ تھے جو اگرچہ
قریشی تھے، تاہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری پھوپھی ایمہ بنت عبد المطلب ہاشمی کے فرزند اور اسی رشتہ
سے ابو لہب ہاشمی کے دوسرے بھانجے تھے۔ ان کی رضاعت بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوئی تھی۔ ☆

عمرو زمانے کے لحاظ سے سب کے بعد غالباً حضرت جعفر بن ابی طالب ہاشمی نے حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کا دودھ
پیا تھا۔ وہ روایات کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب بیس سال چھوٹے تھے۔ لہذا ان کی رضاعت
ثویبہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ 591ء کے قریب ہے۔ (بلادوری 1/198 کے مطابق 8/630 میں غزوہ موتہ
میں شہادت کے وقت ان کی عمر چالیس برس کے آس پاس تھی؛ نیز اصحاب 1166ء؛ اسد الغابہ وغیرہ)

یوں رضاعت ثویبہ رضی اللہ عنہا کے پانچ زمانے / ادوار بنتے ہیں کہ ان پانچوں فرزندوں نے الگ الگ زمانے
میں ان کا دودھ پیا تھا مگر حضرت ابوسفیان مغیرہ بن حارث ہاشمی رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم عمر اور معاصر
دودھ شریک بھی تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح حضرت مسروح رضی اللہ عنہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ قبل
وہ بھی اپنی رضاعی ماں کے دودھ سے مستفید ہوئے تھے۔ حضرت جعفر بن ابی طالب ہاشمی کی رضاعت کو شامل کرنے سے
چھ مختلف زمانے بن جاتے ہیں۔

امام ابن عبد البر، امام حلی وغیرہ کو صرف دوزمانوں، دو مختلف زمانوں (زمانین) میں رضاعت ثویبہ رضی اللہ عنہا
کے مسئلے نے حیران و ششدر کر کھا تھا جس کی تاویل و توجیہ کے لیے انہوں نے مختلف روایات پر نقش بھی کیا۔ اب صورت

حال یا بھر کر آ رہی ہے کہ وہ پانچ بجھے نہ سہی کم از کم چار مختلف زمانوں میں چھے مختلف فرزندوں کو دودھ پلاتی نظر آتی ہیں اور یہ حقیقت بھی ہے ، اس کی زمانی توقیت اور تاریخی تعین کرنے کے ضمن میں نظر آتا ہے کہ حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا نے 567ء سے 591ء تک مختلف زمانوں میں ان اکابر قریش کی رضاعت کی تھی جو ایک خاص الباب عرصہ ہے۔ وہ موجودہ تحقیق کے مطابق لگ بھگ چوبیں / پچھیں سال کے طویل عرصہ کو صحیط ہے، گویا کہ رضائی ماں کے تمام ایام رضاعت کو لیکن ناممکن نہیں کیوں اس زمانِ دوراں میں ایک کی مختلف اولادیں ہوئی تھیں اور ان کے دودھ میں یہ رضائی برادر بھی شریک رہے تھے۔ بدقتی سے ان کی اولاد میں سوائے حضرت مسرور رضی اللہ عنہ کے کسی اور کانام محفوظ نہیں رکھا جاسکا۔

حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت کی غالباً اہم ترین وجہت یہ ہے کہ انہوں نے چھے اکابر وقت کی رضاعت کی تھی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا کو ہی کیوں ان کی رضاعت کے لیے منتخب کیا گیا تھا؟ کیا صرف اس لیے کہ وہ ان رضائی فرزندوں کے بھائی، پچالی ماہوں کی باندی تھیں؟ یا ہاشمی بھائی، پچا اور ماہوں نے اپنی محبت و شفقت میں ان سے اپنے بھتیجوں، بھانجوں اور بھائی کی محبت میں ان کو تعین کیا تھا؟ سوال حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا کے منتخب کیے جانے کا ہے؟ کسی اور کو رضاعت کے لیے کیوں نہیں منتخب کیا گیا؟ ابوہبہ ہاشمی کی باندیوں کی کمی نہ تھی، نہ دوسرا خاندانی مستورات کی۔

ان تمام سوالات اور ان جیسے کئی اور سوالات کا جواب ایک ہی سمجھ میں آتا ہے اور وہ ہے حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا کی شخصیت اور یہ طور مرضعہ ان کی حیثیت، ملکہ مکرمہ میں اور غالباً قریش کے خاندان بنی ہاشم میں وہ ایک مشائی دودھ پلاتی سمجھی جاتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کو مختلف زمانوں میں، ایک خاصے طویل عرصے تک فرزندان ہاشمی کی رضاعت کا کام سونپا گیا، ان کے رضائی فرزندوں کی شخصیات اور ان کے تاریخی پس منظیر کو ملحوظ رکھا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی رضاعت کے زمانے میں ہر مرحلہ اور ہر عصر میں ان سے یہ خدمت لی گئی اور نہ صرف لی گئی بلکہ ان ہی کو اس کے لیے منتخب کیا گیا۔

ظاہر ہے کہ حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا کے ان تمام ایام رضاعت میں تمام ہاشمی فرزندوں اور دختروں کی رضاعت کا فریضہ وہ انجام نہیں دے سکتی تھیں، اپنی بطنی اور صلبی اولاد کے ساتھ وہ زیادہ سے زیادہ دو، ورنہ صرف ایک ہی کی رضاعت کی خدمت ایک زمانہ رضاعت میں بجالا سکتی تھیں، یہی وجہ ہے کہ وہ بیک وقت ان میں سے کسی ایک ہی ہاشمی نومولود کی رضاعت کا کام کر سکیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت کے ضمن میں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا نے عارضی مرضعہ کی حیثیت سے یہ خدمت انجام دی تھی، تا آنکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک باقاعدہ اور مستقل مرضعہ کا انتظام ہو جائے جو حضرت حلیمه سعدیہ رضی اللہ عنہا کے انتظام رضاعت سنبھال لینے سے ہو گیا۔ دوسرے رضائی فرزندوں میں سے کئی کا بھی معاملہ لگتا ہے جیسا کہ بعض روایات دعویٰ کرتی نظر آتی ہیں، مثلاً حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بعض روایات یہ کہتی ہیں کہ ان کی رضاعت مستقلہ بھی بنو سعد بن بکر میں ہوئی تھی اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن حارث بن

عبدالمطلب ہاشمی کی اصل مرضعہ تو حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا ہی بتائی جاتی ہیں۔ اس کا امکان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح آپ کے بعض رضاعی برادروں کی عارضی رضاعت ہی کا شرف حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا کو ملا ہوا اور انہوں نے چند دنوں کی خدمت کے بعد کسی دوسری مستقل مرضعہ کو یہ خدمت سونپ دی ہو مگر ان روایات میں حضرات حمزہ اور ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بھی بیان ملتا ہے کہ بوسعد میں ان کی رضاعت کا معاملہ عارضی تھا۔

دوسری طرف یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان پچھے معلوم فرزندانِ رضاعی میں سے کئی کی مستقل رضاعت حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا سے ہی متعلق رہی تھی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اولین رضاعی فرزند تھے اور حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت کا پکاذ کروشوٹ ہے۔ بوسعد بن بکر رضی اللہ عنہ یا حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت مستقل کا ذکر جن روایات میں آتا ہے وہ ذرا مشکوک و مشتبہ لگتی ہیں، جس طرح رضاعت ثوبیہ رضی اللہ عنہا کے ضمن میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزوی رضی اللہ عنہ کی رضاعت ثلاثہ کا اور یعقوبی کی روایت کو شامل کر لیا جائے تو حضرت جعفر بن ابی طالب ہاشمی سمیت حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت اربعہ کا ذکر ملتا ہے۔ اس طرح حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت نبوی کے ضمن میں نہیں ملتا۔ ورنہ روایت دریافت دونوں کا تقاضا یہ تھا کہ وہ نبوی رضاعت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے ضمن میں ان کی دوسری رضاعتوں کا بھی ذکر کرتے۔ اس کے ماتحت ساتھ حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ کی کسی دوسری مرضعہ سے رضاعت کا کوئی حوالہ یا ذکر نہیں ملتا۔ ابھی تک حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب ہاشمی کی رضاعت کے بارے میں صرف اسی رضاعت ثوبیہ رضی اللہ عنہا کا تفصیل ذکر مل سکا ہے۔ یہی صورت حال حضرت عبداللہ بن جحش اسدی رضی اللہ عنہ کی رضاعت کے بارے میں نظر آتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض ہاشمی اور کی فرزندوں کی مستقل رضاعت کا کام حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا نے ہی انجام دیا تھا۔ پھر ان کو حضن عارضی اور تبادل مرضعہ کی حیثیت دینے سے عربوں کی جاہلی اور اسلامی سماجی ریت اور ان کے مستقل واقعات و روایات بھی منع ہیں۔ کسی ایک ماں نے کبھی ضرورت کے وقت کسی دودھ پیتے پیتے کو ضرور ایک آدھ بار دودھ پلا کر عارضی مرضعہ کی حیثیت پایی تھی جیسا کہ حضرت ام الفضل زوج حضرت عباس بن عبدالمطلب ہاشمی وغیرہ کے بارے میں بعض روایات بتاتی اور ثابت کرتی ہیں یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دوسری مرضعات کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے کبھی کبھار یہ خدمت انجام دی تھی۔ دوسری مثالیں بھی ہیں لیکن حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا ان عارضی مرضعات میں سے نہ تھیں، وہ مکرمہ کی ایک مسلکہ، محترمہ اور مستقلہ مرضعہ/ رضاعی ماں تھیں۔

حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا کا اسم گرامی..... معنی و مفہوم:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولین رضاعی ماں حضرت ثوبیہ اسلامیہ رضی اللہ عنہا کا اسم گرامی بے مثال و بے نظیر ہے، عرب تراجم اور سیرت و تاریخ میں ان کے نام کی دوسری کوئی مثال نہیں ملتی، یہ خاصی حیرت انگیز اور اہم حقیقت ہے، اس سے زیادہ حیرت ناک واقعہ یہ ہے کہ حضرت ثوبیہ کے بعد بھی پوری اسلامی کلائلیکی تاریخ میں یہ نام کسی کا نہیں ملتا۔ یہ موضوع بھی تحقیق طلب ہے اور محققین سیرت و تاریخ کی توجہ چاہتا ہے، دوسری اہم معاملہ یہ ہے کہ اس اسم گرامی کے معنی کیا

ہیں؟ شارحین حدیث اور امامان سیرت نے اس موضوع پر کوئی خاص تحقیق کی ہے، ناس کا معنی و مفہوم واضح کیا ہے۔

حدیث بخاری: 5101۔ اور اس کے چار اطراف: 5106، 5107، 5103، 5123 اور 5372 میں سے چار احادیث نبوی میں حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر خیر زبان رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح طور سے ملتا ہے، صرف ایک طرف حدیث: 5123 میں ان کے اسم گرامی کا ذکر نہیں۔ البتہ ان کی رضاعت نبوی کا مبشر حوالہ دیا گیا ہے، شارح گرامی حافظ ابن حجرؓ نے اولین واصل حدیث: 5101 میں جو تشریح کی ہے اس کے چند نکات درج ذیل ہیں:

(1) قولہ: (ثوبیہ) بمسئلة و موحدة مصغر کانت مولاۃ لابی لهب بن عبدالمطلب عم النبی کما سیاتی فی الحدیث یعنی فرمان نبوی کا ذکر کردہ لفظ ثوبیہ اورہ کے ساتھ تغیر کا اسم ہے، وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو لهب بن عبدالمطلب کی مولاۃ تھیں جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔

(2) قولہ (وثوبیہ مولاۃ لابی لهب) کی شرح میں حافظ موصوف نے ان کے اسلام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بعد کے سماجی روایات کا ذکر کیا ہے جو اصل مقالہ میں بیان ہو چکا۔

(3) اسی طرح بعد کے دو مزید نکات و تشریحات میں ان کی رضاعت سے قبل یا بعد رضاعت سے بحث منحصر ہے اور ثوبیہ کے ثواب واجب میں ابو لهب کی دو شنبہ کو آخر وی راحت کا بیان ہے۔

(4) باقی اطراف حدیث میں حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا سے متعلق کوئی تشریح نہیں ہے، سوائے آخری طرف کے جس میں ان کے عشق، آزادی اور مولاۃ ہونے کی تشریح ہے مگر ان کے نام نامی کے معنی و مفہوم پر کوئی بحث نہیں ہے۔

محمد شین کرام اور شارحین عظام کی حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا کے اسم گرامی کے معنی و مفہوم کے متعلق خاموشی نے بعد کے اہل علم اور ان سے زیادہ ہم کم علموں کے لیے مشکل کھڑی کر دی اور اس مشکل کے حل کی تلاش نے قیاس کا دروازہ کھول دیا، اسی تلاشِ حقیقت نے لغات کی طرف متوجہ کیا اور بالآخر لسان العرب میں اس کا ایک معقول حل نظر آگیا، اس تحقیق کی تاخیر کی وجہ یہ بھی ہے اور ہو سکتی ہے کہ بالعموم متلاشیان حق نے ”ثوب“ کے مادے میں اسے تلاش کیا ہوگا کیوں کہ بہ ظاہر وہ اسی کی تغیر کا منون نظر آتا ہے: ثوب سے ثواب سے ثوبیہ اور اس کی تانیت ثوبیہ۔

اصلًا وہ ”الثبة“ سے ہے جس کے معنی لوگوں کی جماعت بتائے ہیں اور ثبۃ کی جمع ثبیٰ ہے، پھر ابن منظور نے اس کی اصل میں لغت کے اختلاف کا ذکر کیا ہے کہ بعض کے نزد یک وہ تاب کے معنی میں ہے یعنی لوٹنے اور جر جوع کے معنی میں اور اس کی اصل ”ثوبیہ“ ہے، جب الشاء کو ضم لگایا گیا تو توادو کو حذف کر دیا گیا اور وہ ثبۃ بن گیا اور اسی کی تغیر ثوبیہ ہے، اسی سے ”ثبة الحوض“ کی ترکیب اخذ کی گئی ہے، جس کے معنی یہ حوض کا درمیان رو سط کا حصہ جس میں باقی پانی لوٹ آتا ہے جمع ہو جاتا ہے۔

امام ابن منظور نے اس کے بعد آیت قرآنی: فَإِنْفِرُوا إِبَاتَ أَوْ اِنْفِرُوا جَمِيعًا (سورة النساء، 71) (پھر کوچ کرو جد اجدافونج یا سب اکٹھے) (شاہ عبدالقدار دہلوی)۔ بطور استہداً لقل کر کے اس کے معانی کے بارے میں اقوال علماء قل کیے

سیرت و سوانح

اکتوبر 2009ء

ماہنامہ "نقیب ختم نبوت" ملتان

ہیں، روایت ہے کہ محمد بن سلام نے حضرت یونسؐ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا تہذیہ و ثبات، یعنی فرقہ فرقہ یا فرقوں میں، شاعر زہیر کا ایک شعر نقل کیا ہے جس کے اوپر مصروف میں زیر بحث لفظ آیا ہے:

وقد أخذ دعوالي ثبة كرام

نشاوي واجديين لممانشاء

کچھ دوسرے اقوال کے بعد پھر لکھا ہے کہ دوسروں کے مطابق "الثبة" اسماءناقصہ میں سے ہے، وہ اصل میں ثبیہ ہے، اس قول میں لام الفعل ساقط ہو گا جب کہ قول اول عین الفعل ساقط ہو گا، جن اہل علم نے "ثبیہ" کو اصل قرار دیا ہے وہ آدمی کی تعریف و تسمیہ سے مانخوذ ہو گا جو اس کی زندگی میں کسی کی جائے اور اس کی تاویل ہو گی: اس کے تمام محاسن، بہر حال "الثبة" کے معنی ہیں: جماعت اور شاپ القوم کا مفہوم ہے، لوگ متواتر آئے، وہ واحد کے لیے نہیں کہا جاتا۔

خاکسار رقم کی تعبیر و تشریح میں کوئی تقصیل یا غلطی راہ پا گئی ہو اس کے مدارک کے لیے اصل عبارت نقل ہے:

والثبة : الجماعة من الناس ومن هذا وتجمع ثبة ثبی ، وقد اختلف اهل اللغة

فی اصلها : فقال بعضهم : هي من تاب ای عاد و رجع و كان اصلها ثوبة ، فلما

ضمت الثناء حذفت الواو وتصغير ها

ثوبیة ، ومن هذا اخذ ثبیۃالحوض و هو وسطه الذى يثوب اليه بقية الماء ، و قوله

عزو جل :

فانفرو اثبات او انفرو جمیعاً ، وروی ان محمد بن سلام سأله یونس عن قوله

عزو جل : فانفرو اثبات او انفرو جمیعاً ، قال: ثبة و ثبات ای فرقہ ، وقال زہیر :

وقد أخذ دعوالي ثبة كرام

نشاوي واجديين لممانشاء

وقال آخرین: الثبة من الاسماء الناقصة، وهو في الاصل: ثبیۃ فالساقط لام الفعل

في هذا القول واما في القول الاول فالساقط عين الفعل، ومن جعل الاصل ثبیۃ

فهو من تثبیت على الرجل اذا اثبتت عليه في حیاته وتاویله جمیع محسنته، وانما

الثبة الجماعة وثاب القوم: اتوا متواترين ولا يقال للواحد۔

(ابن منظور، لسان العرب، دار صادر، بيروت، 1955ء، 1/144، مادہ ثبیۃ)

امام انفت نے حضرت ثوبیہؓ کا حوالہ اس ضمن میں نہیں دیا جو بہت حیرت انگیز ہے ورنہ وہ کلام نبوی اور تاریخی اسماء کا ذکر ضرور کرتے۔

اس مفصل لغوی تحقیق سے حضرت ثوبیہؓ کے اسم گرامی کے بارے میں بعض وضاحتیں کی جاسکتی ہیں اور اس کے لغوی معنی اور اصطلاحی مفہوم کی تعین بھی کسی قدر کی جاسکتی ہے، خاکسار کی توجیہات بے شکل نکالت درج ذیل ہیں:

ماہنامہ "نقیب ختم نبوت" ملتان
اکتوبر 2009ء
سیرت و سوانح

- (1) لغت سے بہر حال ثویبۃ ایک اسم ثابت ہوتا، خواہ وہ اسمائے کاملہ میں سے ہو، اپنی اصل ثویبۃ کی بنا پر یا اسماۓ نقہم میں ہو، اپنی اصل مختلف ثویبۃ کی بنا پر، بہر حال وہ ان دو میں سے کسی کی تصریح ہے۔
 دو اصولوں کے سبب اس نام کے معنی مختلف ہوں گے۔
- (2) اصل اول کے مطابق معنی ہوں گے: حوض کا وہ چھوٹا سا سطحی حصہ جس میں باقی پانی لوٹ آتا ہے۔ اصل دوم کے مطابق معنی ہوں: تمام محسان کی حامل خاتون مکرم۔ اس کے بلکہ دونوں کا ہم معنی مفہوم یہ ہو گا کہ وہ چھوٹا سا سطح حوض جس کے پاس لوگ متواتر آتے ہیں۔

ان تمام لغوی معانی کا اطلاق حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا پر کیا جا سکتا ہے اور شاید کیا بھی گیا تھا جس کی بنا پر ان کا یہ نام نامی پڑا، وہ رضاعت کے دودھ کا ایسا چھوٹا حوض تھیں جس کے پاس لوگ متواتر آتے تھے جیسا کہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمی رضی اللہ عنہ سے لے کر رضاعی فرزند حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا سے لے کر آخری فرزند رضاعی حضرت جعفر بن ابی طالب ہاشمی رضی اللہ عنہ تک اکابر قریش و بنو هاشم کے عظیم ترین فرزندان کرام متواتر ان کی رضاعت کے دودھ سے فیض یاب ہوتے رہے، اس طرح حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کی ذات گرامی فیض یابی کا حوض ہی نہیں بلکہ اس کا آخری حصہ قلب تھا جہاں تمام دودھ جمع رہتا ہے دوسرے معنی کے لحاظ سے وہ تمام محسان ستودہ و خصالیں حمیدہ کی پیکر تھیں اور ان کی حیات بابرکات میں ان کی تعریف و تحسین کی گئی تھیں، وہ اگر ایسی ہی پیکر جملہ محسان نہ ہوتیں تو ان کے اتنے رضاعی فرزند ہوتے اور ایسے ایسے فرزند کہ تمام عمر ان کی تحسین کرتے رہے، لہذا ثویبہ کے لغوی اور اصطلاحی معنی و مفہوم ہے: "فیض کا مرکز جامع اور جملہ محسان کا پیکر" اور حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا سچ مجھ ایسی ہی تھیں۔

(مطبوعہ: "معارف"، عظیم گڑھ [انڈیا]۔ اگست، نومبر 2007ء)



الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چاہئے ڈیزیل انجن، پیسیئر پارٹس
تھوک پر چون ارزاں زخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501